پاکستان میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کی وجوہات۔

(الف) تعارف۔

(ب) انتہا پسندی کی وجوہات

(i) غربت اور آبادی میں بے ہنگم اضافہ

(ii) معیاری تعلیم نظام کی کمی

(iii) بوسیدہ عدالتی نظام

(iv) بے حس نوکر شاہی اور جانبدار احتسابی ادارے

(v) فرقہ واریت

(vi) لسانی اور نسلی عصبیت

(ج) حاصل کلام۔

پاکستان میں انتہا پسندی آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ مہنگائی اور بے روزگاری ہے اور جس کے نتیجے میں غربت جنم لے رہی ہے۔ ہمارا تعلیمی اور عدالتی نظام موجودہ دور کے لحاظ سے ایکسپائری ہے۔ نوکر شاہی اور احتسابی ادارے اپنے فرائض منصفانہ طور سے ادا نہیں کر رہے۔ فرقہ واریت اور علاقائی عصبیت بھی اٹھائیں مارتی ہوئی انتہا پسندی کی

پیروں کو سونامی میں بدل رہی ہے
انتھنی شیخوف ایک معروف روسی سکالر
لکھتا ہے، "خطرناک ترین نوع لٹیرے وہ
ہے جس کا سمجھنے کے لیے علم
کم مگر عقیدہ بہت زیادہ ہے" اب
ہم اگلے پیراگراف میں انتہا پسندی
کی وجوہات پر سیر حاصل گفتگو کریں گے

پاکستان اس وقت آبادی کے
لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے
محکمہ شماریات پاکستان کے ساتویں
سروے کے مطابق اس وقت پاکستان
کی کل آبادی 241.49 ملین ہے اور یہ
آبادی 2.55 فیصد سالانہ شرح کے
حساب سے بڑھ رہی ہے اور اس
گنجائش کی وجہ سے وسائل کم ہو
رہے ہیں اور مہنگائی میں شدید تر
اضافہ ہو رہا ہے۔ ورلڈ بینک کی رپورٹ
کے مطابق 35.7 فیصد خط غربت سے
نیچے زندگی گزار رہی ہے اور اس پر رونا
اور کم بے روزگاری ہر عہدے میں اپنا ڈیرہ
جما چکی ہے اور انتہا پسندی کو ان تمام
مسائل سے فروغ مل رہا ہے

پاکستان کا تعلیمی نظام انتہائی بوسیدہ
اور ترقی یافتہ دنیا کے مقابلے میں بالکل

صفر ہے۔ جسکی بنیادی وجہ حکومت
کی عدم دلچسپی ہے۔ پاکستانی حکومت
ٹوٹل بجٹ میں سے صرف 1.77 فیصد
GDP تعلیم پہ خرچ کر رہی ہے جو کہ
ہمسایہ ممالک کے مقابلے
میں 8 سے 10 فیصد کم ہے۔ نصاب تعلیم
ٹوٹل رٹا کلچر اور پریکٹیکل ورک سے
عاری ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں طلباء
ڈگری لے رہے ہیں لیکن عملی طور پر وہ
بالکل نااہل ثابت ہو رہے ہیں۔ جس
کے نتیجے میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے
جو کہ انتہاپسندی کا موجب بن رہی ہے
پاکستانی عدالتی نظام وہی بوسیدہ
اطوار سنبھالے ہوا ہے۔ ہزاروں کیسز
اور مقدمات التواء کا شکار ہیں۔ گناہ
گار پولیس سے ملی بھگت کر کے اپنی
جان چھڑوا لیتے ہیں اور بے گناہ نہ
کردہ گناہوں کی سزا بھگت رہے ہیں
اس کے نتیجے میں لوگ قانون اپنے
ہاتھ میں لیتے ہیں اور انتہاپسندی
معاشرے میں پروان چڑھتی ہے۔ علماء
اور مفتیوں کو مل کر چاہیے کہ وہ باہمی
مشاورت سے ایسے قوانین بنائیں جو کہ
بروقت انصاف کو یقینی بنائیں اور معاشرے

Date: __/__/20__ Day: ________

میں انتہا پسندی کے ناسور کا خاتمہ
کیا جاسکے

نوکر شاہی سماج کے مسائل سے بالکل
ناآشنا اور بے حس ہو چکی ہے لوگ
دفاتر کے چکر کاٹتے رہتے ہیں لیکن ان
مسائل کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور
اسکی وجہ سے لوگوں میں رنج اور غصہ بڑھتا
ہے۔ منتخب حکومت نیب اور FIA
کو اپنے مذموم مقاصد کیلئے استعمال کرتی
ہے اور جو بدعنوان عناصر انکی ناک تلے
پیسے کھا رہے ہوتے ہیں۔ جب عام طبقہ
یہ صورتحال دیکھتا ہے جو کرپٹ اور بے ایمان
کر چلے ہیں تو ان کا اداروں سے اعتماد
اٹھ جاتا ہے اور ان میں انتہا پسندی
پروان چڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر
سول اور ملٹری ادارے غیر سیاسی ہو
کر لوگوں کی فلاح کیلئے کام کریں تو ملک
میں انتہا پسندی کو جڑ سے ختم کیا جاسکتا ہے
اسلام امن کا دین ہے اور جسکی بنیاد
بھائی چارہ اور عدم برداشت ہے۔ لیکن
پاکستان میں فرقہ واریت ہمارے پیارے
دین کو اپنے اور روپ سے بیان کرتا ہے
ہر فرقہ اپنے پیروکاروں کو حق پر
اور دوسرے فرقے کے پیروکاروں کو

Date: __/__/20__ Day: ______

باطل سمجھتا ہے جس سے دن بدن انتہا
پسندی بڑھ رہی ہے جسکی مثالیں
ختم نبوت کے نام پر قتل و غارت کی شکل میں
نظر رہی ہیں جو احمدیوں کو ~~نبی~~ کے عقائد
پر سوال اٹھاتی ہیں۔ ہمارے علماء دین
اور اشرافیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بڑھتی
ہوئی انتہا پسندی کا جامع حل نکالیں
لسانی اور علاقائی عصبیت میں
دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا
پر خاص و عام اپنی زبان اور لباس
کا پرچار کرتا ہوا نظر آتا ہے چند فائدوں کے
لالچ میں وہ عوام میں لسانی اور علاقائی
عصبیت کا بیج بو رہے ہیں۔ پاکستان کے
لوگوں کے اندر قبیلے کی نسبت حب الوطنی
کم ہو چکی ہے اور تمام صوبے جات ایک
دوسرے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ حضرت
محمدؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا کہ
کسی کو ایک دوسرے پر نسل، قسم کی، رنگ
و نسل کی برتری نہیں، سب برابر ہیں سوائے
تقوی کے

حاصل کلام یہ ہے کہ حکومت کو مہنگائی
اور بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلے کو سنجیدگی سے
لینا چاہیے اور معیار تعلیم کی فراہمی کو
یقینی بنانا چاہیے۔ تمام سول اور

Date: __/__/20 Day: ________

ملٹری اداروں کو اپنے مفاد کو پسِ پشت رکھ کر
عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا چاہیے۔ عدلیہ کے نظام
میں نئی اصلاحات متعارف کروانی چاہیں۔ فرقہ
واریت اور علاقائی عصبیت کا ہنگامی بنیادوں
پر خاتمے کیلئے لائحہ عمل بنانا چاہیئے۔ مندرجہ
بالا وجوہات جو بیان کی گئی ہیں اور ان کے
حل بیان کیے گئے ہیں ان پر عمل کر کے
ہم معاشرے میں انتہاپسندی کا مکمل خاتمہ
کر سکتے ہیں اور پاکستان کو امن اور ترقی
کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔